محترم جناب مفتی عبدالحمید ربانی صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں۔ مفتیان کرام

(لنفراللہ)

٢٩/رجب/١٤٤٣ھ

تاریخ روانگی ٣/فروری ٢٠٢٢ء تاریخ واپسی ١/شعبان/١٤٤٣ھ

سوال	زید اور بکر کا سفر کے مسئلے میں اختلاف ہیں۔
	زید کا موقف ہے کہ ایک شخص وطن اقامت سے شرعی سفر "٧٧ کلومیٹر" پر نکلا، اور پھر واپس اپنے وطنِ اقامت میں پہنچا تو پہلے والا وطن اقامت باطل ہوا اب سرے سے دوبارہ وطن اقامت کے لئے ١٥ دن کی نیت کریگا۔
	اور بکر کا موقف یہ ہے کہ اس سفر سے وطن اقامت باطل نہیں ہوتا بلکہ برقرار رہتا ہے لہذا دوبارہ وطن اقامت کے لئے نیت کرنا درست نہیں۔
	مفتی صاحب!
	ان دونوں میں کس کا موقف درست ہے رہنمائی فرمائیں نوازش ہوگی۔

مستفتی: حافظ دلاور (کوھاٹی)
0334-8251826
ای میل dilawerkhan.afridi@gmail.com
0334-8251826
واپسی پتہ: ذیشان بک سیلر خیبر مارکیٹ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوھاٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید اور بکر کا سفر کے مسئلے میں اختلاف ہیں، زید کا موقف ہے کہ ایک شخص وطن اقامت سے شرعی سفر 77 کلو میٹر نکلا، اور پھر واپس وطن اقامت میں پہنچا، تو پہلے والا وطن اقامت باطل ہوا اب سرے سے دوبارہ وطن اقامت کے لیے 15 دن کی نیت کریگا، اور بکر کا موقف یہ ہے کہ اس سفر سے وطن اقامت باطل نہیں ہوتا بلکہ برقرار رہتا ہے لہٰذا دوبارہ وطن اقامت کے لیے نیت کرنا درست نہیں، ان دونوں میں کس کا موقف درست ہے؟ رہنمائی فرمائیں نوازش ہوگی۔

مستفتی: حافظ دلاور صاحب (کوہاٹی)

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ مذکورہ مسئلہ میں حضراتِ فقہائے کرام کا اختلاف ہے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مطلق سفر شرعی سے وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے، چاہے دوبارہ آنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو، اور جبکہ بعض حضراتِ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ وطن اقامت کیلئے سفر شرعی کے بعد دوبارہ نئے سرے سے نیت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ مقیم شمار ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا، البتہ اگر سفر ترکِ اقامت کیلئے ہو یعنی سامان وغیرہ کیساتھ رحلت کرے، اور واپس آنے کی نیت ہی نہ ہو تو وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے، ورنہ نہیں، عام طور پر اسی قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

ماخذہ: تبویب جامعہ دارالعلوم کراچی (۵۲/۲۰۷۵)

الدر المختار (رد المحتار) (2 / 132):

والحاصل: أن إنشاء السفر يبطل وطن الإقامة إذا كان منه أما لو أنشأه من غيره فإن لم يكن فيه مرور على وطن الإقامة أو كان ولكن بعد سير ثلاثة أيام فكذلك. ولو قبله لم يبطل الوطن بل يبطل السفر لأن قيام الوطن مانع من صحته والله أعلم.

درر الحكام شرح غرر الأحكام (1 / 135):

(يبطل الوطن الأصلي بمثله فقط، و) يبطل (وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلي) الوطن الأصلي هو المسكن ووطن الإقامة موضع نوى أن يتمكن فيه خمسة عشر يوما أو أكثر من غير أن يتخذه مسكنا۔

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (1 / 164):

لا يبطل الوطن الأصلي بالسفر بل بمجرد دخول المسافر إلى وطنه الأصلي يصير مقيما ولا يفتقر إلى نية الإقامة.

الفتاوى الهندية (1 / 142):

ولا يبطل الوطن الأصلي بإنشاء السفر وبوطن الإقامة ووطن الإقامة يبطل بوطن الإقامة وبإنشاء السفر وبالوطن الأصلي، هكذا في التبيين.--

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3 / 752):

قال محمد فإن كان وهب له المتاع وقبضه منه وخرج من ساعته وليس من رأيه العود فليس بمساكن. وكذلك إن أودعه المتاع أو أعاره ثم خرج ولا يريد العود بحر.

والله سبحانه وتعالى اعلم

نصر الله

دار الافتاء جامعہ دار الہدی کراچی

۵ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

۵/ شعبان المعظم/ ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

۵/۸/۱۴۴۳

المفتی عبد الحمید الربانی

رئیس دار الافتاء جامعہ دار الہدی کراچی

گلستان جوہر بلاک نمبر 1 کراچی